

۳۲۶	پروفیسر سرور حسین خان	☆	انجمن اساتذہ کی تاریخ	۱۶۳
۳۲۸	پروفیسر شائستہ سلطانہ	☆	انتخابات 2004-05	۱۷۹
۳۳۰	پروفیسر عبدالحفیظ	☆	سیمینار ۱۵ جنوری ۲۰۰۵ء	۱۹۱
۳۳۱	پروفیسر شریا قمر، پروفیسر محمد بلال	☆	صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس	۲۰۷
۳۳۲		☆	فہرست ایوارڈ یافتگان ۲۰۰۵ء	
۳۳۶		☆	کانفرنس میں پیش کردہ مقالات	۲۲۱
۳۳۳	پروفیسر ریاض الدین ربانی	☆	انتخابات 2005-06	۲۳۱
۳۳۶	پروفیسر تنسیم کوثر / پروفیسر نصرت جہاں	☆	ترجمی نشست ۳۰ اگست ۲۰۰۵ء	
۳۳۸		☆	اعلان کردہ کمیٹیوں کی تفصیل	۲۳۵
۳۵۳			گوشہ عربی	۲۴۱
۳۵۳	مفتی محمد نعیم	☆	من هو اهل البيت النبي ﷺ	
۳۵۹	دکتر سید صلاح الدین احمد	☆	عمليات الارهابية بمدينة کراتشي و العمليات العسكرية في وانا	۲۵۱ ۲۵۹
۳۶۵			گوشہ سندهی	۲۸۳
۳۶۵	ڈاکٹر عبدالوہید انڈیز	☆	کتاب خانوجی مختصر تاریخ و اہمیت	۲۸۷
۳۷۷	ڈاکٹر محمد ادریس آزاد	☆	استاذ العلامہ محمد ہدایت اللہ الآرجوی	۲۹۳
۳۸۹	ڈاکٹر محمد اشرف سمون	☆	مدینو ہاک (بہرین اسلامی ریاست)	۲۹۵
۳۹۵	ڈاکٹر عبد القادر چاچڑ	☆	حضرت آدم و بی بی حوا	۳۱۵
			گوشہ انگلش	غلہ

1. A Comparative Note On Status Of Women In Bible & Quran 5
By Khalid M. Ishaque Advocate
2. Machine-Slaughtering and Tasmiyah 9
By Dr. Sheikh Shabbir Ahmed
3. ENGLISH AS A SINGULARLY IMPORTANT LANGUAGE 17
By: Prof. A.K. Shams
4. God's Trust To Man & Prophet's Role to its Fulfilment 21
A.K.M. Moslem Ali
5. Our Prophet (PBUH) in view of Non-Muslims 33
Jamshed Iqbal
6. Fake and Genuine Islamic Websites 36
Researched By Jamished Iqbal

سیرت النبی کانفرنس

بعنوان

تبلیغ دین میں تاجروں کا کردار
تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں
گرینچ یونیورسٹی

Greenwich University

ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی کراچی
یکم اپریل ۲۰۰۶ء بمطابق یکم ربیع الاول ۱۴۲۷ھ

گرینچ یونیورسٹی اور انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالج کراچی کے اشتراک سے منعقد کی جا رہی ہے کانفرنس میں اردو اور انگریزی میں کراچی و اندرون سندھ سے ریسرچ اسکالرز اپنے تحقیقی مقالات پیش کریں گے۔

نوٹ واضح رہے اس کانفرنس کا ۴ مئی ۲۰۰۵ء صوبائی سیرت النبی کانفرنس بمقام جناح یونیورسٹی میں اعلان کیا گیا تھا

تحقیقی مقالات جمع کرانے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۲۰۰۵ء تھی
تحقیقی مقالات گرینچ یونیورسٹی میں زیر اشاعت ہیں

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

پروفیسر ڈاکٹر انصار الدین مدنی

صدر انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ

ڈین فیکلٹی آف اسلامک اسٹڈیز

کالج کراچی سندھ (رجسٹرڈ)

گرینچ یونیورسٹی

ریسرچ اسکالر سے درخواست

محترم المقام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ حقیقت کسی سے مخفی نہیں کہ پاکستان میں صحیح معنوں میں اسلامی تحقیقی مجلات کی کمی محسوس کی جا رہی تھی۔ جدید دور نے اہل علم کے سامنے متعدد نئے مسائل پیش کئے ہیں اور اب وقت کا تقاضا ہے کہ ماہرین اسلام ان مسائل کا حل تلاش کریں اس بارے میں علمی اور تحقیقی مضامین لکھ کر علمی حلقوں میں شعور و آگہی کو فروغ دیں۔

ششماى علوم اسلامیه انٹرنیشنل ایک باقاعدہ ادارتی مجلس کے تحت چلایا جائیگا جس میں قومی اور بین الاقوامی سطح کے جید علماء ڈاکٹرز پروفیسرز اور دانشور خواتین و حضرات شامل ہونگے۔ صرف وہی مضامین شائع کئے جائیں گے جن کو ریفری صاحبان کی منظوری حاصل ہوگی۔

اغراض و مقاصد اور مجوزہ عنوانات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

- ☆ جدید عصر فقہی مسائل پر علمی و تحقیقی مباحثہ پیش کرنا۔
- ☆ دور حاضر میں اجتماعی اجتہاد کے تصور کی روشنی میں مسائل کا علمی جائزہ۔
- ☆ امت مسلمہ کو درپیش مسائل کا شرعی حل۔
- ☆ سائنس اور ٹیکنالوجی سے پیش شدہ مسائل کا جائزہ۔
- ☆ اسلامی اقتصادی نظام کی طرف ممکنہ پیش رفت۔
- ☆ نصاب تعلیم کو بہتر بنانے کے اور اساتذہ کی تدریسی ذمہ داریوں کو بہتر بنانے کے لئے سفارشات۔
- ☆ انسانی حقوق کے نفاذ میں موانع کا تعین اور انہیں دور کرنے کے لئے تجاویز۔
- ☆ دعوت و تبلیغ کا شرعی طریق کار اور وقت کے تقاضوں کے موافق ضروری مسائل و واقعات پر بحث۔

- ☆ علوم اسلامیہ کی اشاعت و ترویج اور اسلامی نظام تعلیم و تربیت پر ضروری مباحثہ۔
- ☆ عصری و دینی علمی اداروں کے مناہج پر بحث۔
- ☆ اساتذہ کے حقوق و فرائض۔

حواشی اور حوالہ دینے کا مجوزہ منہج

علمی اور تحقیقی مضمون لکھتے وقت اس امر کا اہتمام ضروری ہے کہ قاری کو تحریری کاوش کے مآخذ اور مصادر سے آگاہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لئے کہ مضمون کے آخر میں ترتیب کے ساتھ حوالہ جات کا مکمل ذکر کیا جائے اور اگر مناسب ہو تو مزید توضیحی نکات کا اندراج بھی کیا جائے۔ علوم اسلامیہ کی مجلس ادارت نے اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل منہج تجویز کیا ہے۔ محققین اور مضمون نگار حضرات سے درخواست ہے کہ اپنی تحریری کاوش ارسال کرتے وقت اسی منہج کو پیش نظر رکھیں تاکہ مضامین میں یکسانیت برقرار رہے۔

1- اگر کسی کتاب کا حوالہ دینا ہے جس کا ایک ہی مصنف / مؤلف ہے تو مصنف / مؤلف کا نام اس کے بعد کتاب کا نام اس کے بعد مطبع اور سن اشاعت اور پھر صفحہ نمبر کا اندراج کیا جائے صفحہ / صفحات کیلئے ”ص“ بطور مختلف استعمال کیا جائے۔ مثلاً:
مولانا عبدالماجد دریا آبادی، سیرت نبوی ﷺ قرآنی۔ مکہ بکس بیرون
موچی دروازہ، لاہور ۱۹۸۸ء، ص ۷۸۔

مصنف، کتاب اور دیگر جدا جدا مطلوبہ معلومات کے درمیان سکتہ (comma) کا اہتمام ضروری ہے تاکہ کسی قسم کا ابہام پیدا نہ ہوتا ہم یہ بات ذہن میں رہے کہ لاہور اور ۱۹۸۸ کے درمیان اور ص ۷۸ کے درمیان سکتہ کی ضرورت نہیں حوالہ کی تکمیل کے بعد ختمہ (full stop) ڈال دیا جائے اگر مصنف / مؤلف کا نام یا سال اشاعت معلوم نہ تو لکھا جائے کہ مصنف / مؤلف نام معلوم یا مطبع / سال اشاعت نام معلوم۔

2- اگر مصنف / مؤلف ایک سے زیادہ ہوں تو دونوں مصنفین / مؤلفین کے ناموں کا اندراج اسی ترتیب سے ضروری ہے جس ترتیب سے ان کا ذکر کتاب کے سرورق پر کیا گیا ہے۔ اگر مصنفین / مؤلفین دو سے زیادہ ہوں تو صرف دو اول الذکر کا اندراج کافی ہے اور اس کے بعد اور دیگر کے الفاظ کا اضافہ کیا جائے۔

- 3- اردو اور عربی میں عام طور پر طویل القابات کا رواج ہے۔ لیکن حواشی میں اس کو نظر انداز کرنا بہتر ہے تاہم اگر مصنف / مؤلف کی شہرت کسی خاص لائق / سابقہ / کنیت / لقب کی وجہ سے ہے تو اس کے ساتھ اس اصل غیر معروف نام کو بین القوسین درج کیا جائے مثلاً: ابنن اشیر (عز الدین علی بن محمد)
- 4- اگر کسی ایسی کتاب سے مدد لی گئی ہے جس میں مختلف محققین / مضمون نگاروں کے مضامین شامل ہیں اور کسی شخص نے ان مضامین کی ترتیب، تہذیب اور تدوین کی ہے تو اس کا حوالہ دیتے وقت مضمون نگار کا نام، اس کے بعد اس کے مضمون کا عنوان اور پھر مجموعے کا عنوان اور اس کے مدون کا ذکر کرنا چاہیے۔ مثلاً:
- ڈاکٹر انعام الحق کوثر، نصابی کتب کی فنی تدوین، اردو میں فنی، تدوین، تہذیب، و ترتیب: ڈاکٹر ایم ایس ناز، ادارہ تحقیقات اسلامی و مقتدرہ قومی زبان ۱۹۹۱ء، ص ۹۸ تا ۱۱۰۔
- (اس کا مطلب ہے ایم ایس ناز کی زیر تہذیب مدون کتاب اردو میں فنی تدوین میں ڈاکٹر انعام الحق کوثر کا مضمون بعنوان نصابی کتب کی فنی تدوین شامل ہے)
- 5- اگر کسی مجلے سے مضمون کا حوالہ دینا ہے تو اس کے لئے بھی نمبر 4 کے تحت مذکورہ طریقہ اختیار کیا جانا چاہیے۔ مجلہ کا نمبر اشاعت اور ماہ و سال اشاعت کا ذکر ضروری ہے۔ جلد کے لئے ج اور شمارہ کے لئے ش بطور مخفف استعمال کیا جائے۔ مثلاً
- مفتنی نظام الدین شامزئی، فن اسماء رجال مسلمانوں کا عظیم کارنامہ، ماہنامہ الحق اکوڑہ خشک، ج ۲۸ ش ۲، نومبر ۱۹۹۲ء، ص ۳۸ تا ۳۹
- (اس کا مطلب ہے ماہنامہ الحق اکوڑہ خشک جلد ۲۸، شمارہ ۲، نومبر ۱۹۹۲ء میں مفتنی نظام الدین شامزئی کا مضمون بعنوان: فن اسماء رجال مسلمانوں کا عظیم کارنامہ)۔
- 6- اگر ایک ہی ماخذ سے بار بار استفادہ کیا گیا ہو تو پہلے حوالے میں اس کا مکمل ذکر ضروری ہے تاہم بعد کے حوالے جات میں صرف مصنف / مؤلف اور کتاب کا نام کافی ہے یہی طریقہ مجلے میں شائع شدہ مضمون کے سلسلے میں اختیار کیا جانا چاہئے۔ یہ طریقہ س لئے مناسب ہے کہ اس طرح ایک تو قاری کو بار بار پہلے دیئے گئے

حوالے کی طرف رجوع نہیں کرنا پڑتا اور دوسرے اگر ایک ہی مصنف / مؤلف کے ایک سے زیادہ مضامین سے استفادہ کیا گیا ہے تو قارئین کو ان کے درمیان ابہام سے بچایا جاسکتا ہے مثلاً:

مولانا عبدالماجد دریا آبادی، سیرت نبوی قرآنی، ص ۱۸۲۔

ایک ہی ماخذ کے مسلسل حوالوں کے اندراج میں بھی یہی طریقہ اختیار کیا جاسکتا ہے۔ مزید آسانی کے لئے مصنف کا سرنیم بھی استعمال کیا جاسکتا ہے مثلاً دریا آبادی، سیرت نبوی قرآنی ص/ ۲۵

بعض محققین اس قسم کی صورت میں بعد کے حوالہ جات کے لئے کتاب کے عنوان کے ذکر کے بجائے مصدر بالا / مصدر مذکور کے الفاظ کا اندراج کرتے ہیں لیکن یہ قاری کے لئے مشکلات کا باعث بنتا ہے۔

7- قرآن پاک کا حوالہ دیتے وقت سورت کا نام اور آیت نمبر دینا ضروری ہے۔ دونوں کے درمیان سکتہ (comma) آنا چاہئے مثلاً:

القرآن الکریم، البقرة، ۱۸۰

اس میں صفحہ نمبر یا مطبع دینے کی ضرورت نہیں دیگر مقدس کتب کے بارے میں بھی اسی قسم کا طریقہ اختیار کیا جانا چاہئے یعنی صفحہ یا مطبع کا ذکر کرنے کے بجائے محض باب وغیرہ کا اندراج کیا جائے۔

8- احادیث کے کسی مجموعے سے حوالہ دیتے وقت مؤلف / مدون کا نام، اس کے بعد مجموعے کا نام اور پھر متعلقہ حدیث کا باب، فضل وغیرہ کا اندراج کیا جائے مثلاً:

انمام مسلم (مسلم بن حجاج)، الجامع الصحیح، مکتبہ

الغزالی، دمشق، سال اشاعت نامعلوم، ج ۸، ص ۵۱،

کتاب الزکوٰۃ.

احادیث کے بعض جدید مطبوعہ مجموعوں میں ہر حدیث کے ساتھ نمبر کا اندراج کیا جاتا ہے۔ اگر مضمون نگار کے پاس اس قسم کا ایڈیشن موجود ہے تو دیگر معلومات کے ساتھ فقط مصنف کا مکمل نام یا سرنیم پھر کتاب کا نام اس کے بعد باب اور فصل کا عنوان پھر حدیث نمبر

دے دینا بھی کافی ہوگا۔

9- فقہی مسائل میں کتب کا حوالہ دیتے وقت مسئلہ زیر بحث کے ساتھ متعلقہ کتاب، باب اور فصل کا حوالہ قاری کے لئے مزید سہولت فراہم کرتا ہے۔ اس لئے اس کے اندراج کا اہتمام کیا جانا چاہئے مثلاً:

ابن نجیم (الشیخ زین الدین) ، البحر الرائق شرح کنز الدقائق ، مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ ، سال اشاعت نامعلوم ، ج ۱ ، ص ۲۸۸ ، کتاب الصلوٰۃ ، باب الاذان .

10- تاریخ سے متعلق ماخذ سے بھی حوالہ دیتے وقت مطبع اور سال اشاعت کے علاوہ زیر عنوان کے الفاظ کے تحت مزید وضاحتی معلومات کے اندراج کا اہتمام کیا جانا چاہئے مثلاً:

(ج) ابن جریر طبری (محمد بن جعفر بن محمد) تاریخ الامم والملوک ، مطبعة حسینیة مصر ، سال اشاعت نامعلوم ، ج ۵ ، ص ۱۲۳ ، زیر عنوان : ذکر سبب مہلک زیاد بن سمیة ، وقائع سنة ثلاث وخمسين .

11- لغت یا کسی موسوعہ (Encyclopaedia) کا حوالہ دیتے وقت صفحہ یا ایڈیشن کا ذکر ضروری نہیں موسوعہ کی صورت میں اسکے ٹائٹیل (title) اور مضمون کے عنوان اور مصنف کے بارے میں معلومات دینا ضروری ہیں۔ لغات سے استفادہ کی صورت میں اس کے مصنف / مدون اور لفظ کے مادہ کا ذکر کافی ہے۔ مثلاً
عبدالقیوم، جرش، اردو دائرۃ معارف اسلامیہ۔

(یعنی اردو دائرہ معارف اسلامیہ میں جرش کے عنوان کے تحت عبدالقیوم کا تحریر کردہ مضمون)

مولانا عبدالحفیظ بلیاوی، مصباح اللغات، مادہ عنق.

12- اگر کسی ایم اے / ایم فل / پی ایچ ڈی کے غیر مطبوعہ مقالہ کا حوالہ دینا ہے تو اس میں مقالہ نگار کا نام، مقالے کا عنوان شعبہ اور یونیورسٹی کا ذکر جس کے تحت اس مقالے

کو مکمل کیا گیا ہے اور مقالے کی تکمیل کے سال کا ذکر ضروری ہے مثلاً:
سید مبارک شاہ، دینی مدارس کا نصاب تعلیم اور اس پر
ناقداانہ نظر (ایم فل مقالہ) شعبہ اسلامیات، پشاور
یونیورسٹی، ۱۹۹۶۔

13- مخطوط کا حوالہ دیتے وقت اس کے مصنف / مؤلف کا نام، مخطوط کا ٹائٹل اور جہاں پر وہ
موجود ہے اس لائبریری یا مکتبہ کا نام اور مخطوط کے نمبر کا اندراج کرنا ضروری ہے۔ مثلاً:
البیرونی (ابو الیمن محمد بن عبد الرحمن) الدر المنتخب فی
تاریخ مملکت حلب، عمادۃ شؤن المکتبات مدینۃ المنورۃ،
نمبر ۱۵۹۔

14- اگر کسی رائے کو متعدد کتب سے اخذ کیا گیا ہو تو ان کا بھی مکمل حوالہ دینا ہوگا لیکن حوالہ سے
پہلے ”دیکھیں“ / ”مزید تفصیل“ کہے لئے دیکھیں کہے الفاظ کا اضافہ کیا جا
ئے گا۔ مثلاً
دیکھیں / مزید تفصیل کے لئے دیکھیں

N.J. Coulson, A History of Islamic law, Edinburgh University
Press. کا ص ۱۸۲۔

نوٹ: جنوری تا جون شمارہ سیرت طیبہ پر مشتمل ہوگا جولائی تا دسمبر۔ عام موضوعات
پر مشتمل ہوگا۔ لہذا مضامین سیرت جنوری تک عام مضامین جولائی تک موصول ہو جانے
چاہئے۔ مضمون کسی دوسرے کے رسالہ اخبار وغیرہ میں شائع ہوا ہو تو آگاہ کر دیں۔ ہر شخص اپنا
مضمون شائع کر سکتا ہے البتہ مضمون ۱۰ تا ۲۰ صفحات پر مشتمل ہو۔ مضمون کمپوز شدہ یا کاغذ کے
ایک سائڈ صاف ستھرا لکھا ہو۔ متن کا سائز 7+ Font 14 سائز 14 عنوان کا سائز 24 ذیلی
عنوان کا سائز 17 ہو مقالہ کا ایک پرنٹ اور فلاپی یا سی ڈی بھی ارسال فرمادیں۔ ”علوم
اسلامیہ“ کا مضمون یا اس کا کوئی حصہ شائع کرنا چاہیں تو مجلہ اور اس کا نمبر و تاریخ کا حوالہ دینا
ضروری ہے۔